Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Leveraging Social Media for an Exemplary Educational System in Light of the Seerah of the Holy Prophet (PBUH): A Case Study of YouTube

سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں مثالی نظام تعلیم کے قیام میں سوشل میڈیا کا کردار: یوٹیوب بطور کیس سٹڈی

Authors Details

1. **Dr. Raja Majid Moazzam** (Corresponding Author)
   Post doctoral fellow, Islamic Research Institute, International Islamic University Islamabad, Pakistan.
   Email: **majid_arabia@hotmail.com**
2. **Dr. Muhammad Imran**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Kotli, Azad Jammu & Kashmir, Pakistan.

Citation

Moazzam, Dr. Raja Majid and Dr. Muhammad Imran ." Leveraging Social Media for an Exemplary Educational System in Light of the Seerah of the Holy Prophet (PBUH): A Case Study of YouTube. " *Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 230−242.

Submission Timeline

Received: May 14, 2025
Revised: Jun 23, 2025
Accepted: Jul 04, 2025
Published Online: Jul 17, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System

Leveraging Social Media for an Exemplary Educational System in Light of the Seerah of the Holy Prophet (PBUH): A Case Study of YouTube

سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں مثالی نظام تعلیم کے قیام میں سوشل میڈیا کا کردار: یوٹیوب بطور کیس سٹڈی

☆ڈاکٹر راجہ ماجد معظم　　☆ڈاکٹر محمد عمران

Abstract

The teachings of the Holy Prophet Muhammad (PBUH) are a timeless beacon of guidance for all humanity. There is no aspect of human life that the Prophet (PBUH) left unaddressed, and his guidance will remain relevant until the end of time. An in-depth study of the Seerah reveals that the Prophet (PBUH) utilized the most advanced tools and methods of his time for education. The incident of Mount Safa, the digging of the trench during the Battle of Ahzab, and the diplomatic etiquette shown in sending letters to kings exemplify his strategic use of resources. In the modern age, utilizing technology for education and training has become imperative, as today's youth is heavily influenced by social media. Among social media platforms, YouTube stands out as a powerful medium for teaching and learning. Many individuals have gained valuable skills through YouTube and are now earning respectable livelihoods. To establish an exemplary educational system, it is essential for scholars and researchers to focus on integrating contemporary tools like YouTube into educational frameworks and policies. This study is a step in that direction, presenting YouTube as a case study for building a better educational system. It explores how this platform can be optimized for education and training, outlines strategies for its effective use, and suggests ways to shield the youth from its negative influences. The findings of this research provide actionable insights for educators and policymakers.

Keywords: Social Media, You Tube, Education System, Seerat Holy Prophet Muhammad (PBUH), Modern Technology, Islamic Education

تعارف موضوع

تعلیم کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک مثالی نظامِ تعلیم نہ صرف علم کی ترویج کرتا ہے بلکہ اخلاقی و روحانی تربیت کے ذریعے ایک بہترین معاشرہ تشکیل دینے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسا جامع اور مثالی تعلیمی نظام پیش کیا جو قیامت تک انسانیت کی رہنمائی کرتا رہے گا۔ عصر حاضر میں، جب دنیا ڈیجیٹل انقلاب کے دور سے گزر رہی ہے، سوشل میڈیا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے جو دنیا کے ہر گوشے میں علم، نظریات اور خیالات کی ترویج کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ نوجوان نسل، جو کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوتی ہے، سوشل میڈیا کے اثرات کے زیرِ اثر ہے۔ اس صورتحال میں یہ ضروری ہے کہ سوشل میڈیا کو مثبت انداز میں استعمال کرتے ہوئے اسے تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ایک مثالی تعلیمی نظام کے قیام کے لیے استعمال کیا جائے۔

عربی زبان کا ایک مقولہ ہے: "أن الناس على دين ملوكهم" (لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں)۔ اس مقولے کو آج کے دور میں یوں تبدیل کیا جا سکتا ہے: "أن الناس على دين اعلامهم" (لوگ میڈیا کے دین پر ہوتے ہیں)۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نسل نو

☆ پوسٹ ڈاکٹرل فیلو، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف کوٹلی آزاد جموں و کشمیر، پاکستان۔

کی تمام تر فکری نشوو نما سوشل میڈیا کے زیر اثر ہے،اور یہ اثرات منفی بھی ہیں اور مثبت بھی۔اس کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم سوشل میڈیا کو تعلیم وتربیت کے لیے بھرپور استعمال کریں۔اس حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ماہرین اور محققین کا فرض ہے کہ وہ اس طرف توجہ مبذول کریں اور سوشل میڈیا کو درست اور مثبت استعمال کی جہات کو تلاش کریں۔اس بے لگام گھوڑے کی سمت کو متعین کریں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم دورِ جدید کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نئی نسل کو سوشل میڈیا بالعموم اور یوٹیوب کو بالخصوص کیسے تعلیم وتربیت کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟اس کے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے؟ نوجوان نسل کو اس کے منفی اثرات سے کیسے بچا سکتے ہیں؟ ان سب سوالات کا جواب اس تحقیق میں دیا جائے گا۔

سب سے پہلے ہم سیرت طیبہ کی روشن مثالوں سے یہ واضح کریں گے کہ آپ ﷺ نے اپنے وقت اور دور کی ٹیکنالوجی اور جدید وسائل کو تعلیم وتربیت اور دعوت و تبلیغ کے لیے کیسے استعمال استعمال کیا اور آپ ﷺ نے مناسب مواقع کو کیسے تلاش کر کے ان سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

مبحث اول: سیرت طیبہ ﷺ میں تعلیمی حکمت عملی اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

نبی اکرم ﷺ نے تعلیم وتربیت اور دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں عرب کے معاشرے میں رائج تمام ذرائع اور وسائل کا استعمال کیا۔اس حوالے سے سیرت ِطیبہ کے کچھ نقوش یہاں پیش کیے جا رہے ہیں تا کہ یہ واضح ہو سکے کہ بنی اکرم ﷺ نے کن کن جدید وسائل کا استعمال کر کے اپنی دعوتی حکمتِ عملی کو آگے بڑھایا۔

1-کوہِ صفا کا واقعہ: دعوت و تبلیغ کا جدید طریقہ

نبی اکرم ﷺ تین سال تک خفیہ دعوت دیتے رہے۔ پھر اللہ تعالی کی طرف سے حکم ہوا کہ اب دعوت و تبلیغ کا سلسلہ اعلانیہ کیا جائے۔ اسی سلسلے میں آپ ﷺ نے ایک روز کوہِ صفا پر چڑھ کر قریش کو عرب کے اس خاص اسلوب سے پکارتے ہیں،جس سے وہاں کسی خطرے کے نازک لمحے قوم کو بلایا جاتا تھا،اور پھر یہ آواز لگائی: **یا صباحاه** (ہائے صبح)۔عوام الناس دوڑ کر جمع ہو جاتے ہیں، حتی کہ اگر کوئی فرد خود نہیں جا سکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا کہ دیکھے معاملہ کیا ہے؟اور وہ سب منتظر ہیں کہ آج کی کیا اہم خبر ہے۔اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک فوج حملہ آور ہونے والی ہے،تو کیا تم یقین کرو گے؟ مجمع میں موجود ہر شخص نے کہا: ہاں! ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا،تو میں تمھیں ایک سخت عذاب سے پہلے خبر دار کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔[1]

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرب میں رائج اسی طریقے کو اپنایا جس میں کسی خطرے اور اہم خبر سے آگاہ کرنے کے لیے کسی بلند مقام پر چڑھ کر **یا صباحاه** (ہائے صبح) کی آواز لگائی جائے۔دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اہلِ عرب کا اس دور کا سوشل میڈیا کا ایک جزیہ بھی تھا کہ جب کوئی بریکنگ نیوز ہوتی اور اس میں تمام قوم کے لیے اہم خبر ہوتی تو ایک شخص کسی بڑے پہاڑ پر چڑھ کر **یا صباحاه** کی پکار لگاتا اور اس کی آواز سن کر عوام الناس الرٹ ہو جاتی کہ آج اہم واقعہ ہو گیا ہے۔تو اسی میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے اپنی دعوت اور تعلیم کا آغاز کیا۔اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہمیں بھی آج کی تمام سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا بھرپور استعمال کرنا چاہیے اور نسلِ نو کو بھی اس کے مثبت پہلو کی طرف متوجہ کرنا چاہیے۔

---

[1] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl, *Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ* (Riyadh: Dār al-Salām, 1417 AH), ḥadīth nos. 1071, 2010, 2208..

2-خاندانی اجتماعات اور دعوت ضیافت

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے قریبی عزیزوں کو کھانے کی دعوت پر مدعو کیا۔ اس دعوتِ ضیافت میں عبد المطلب کے خاندان کے تمام زعماء شریک ہوئے۔ ضیافت کے بعد آپ ﷺ نے ایک مختصر مگر جامع تقریر کی اور فرمایا کہ میں جس پیغام کو لے کر آیا ہوں یہ دنیا اور آخرت دونوں کا کفیل ہے۔ اس کام میں میرا کون ساتھ دے گا؟ محفل میں سکوت چھا گیا اور اگلے ہی لمحے حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھتے ہیں اور آپ ﷺ کا ساتھ دینے کا اعلان کرتے ہیں۔[2]

عرب کے معاشرے میں خاندان کا اجتماع اور دعوتِ ضیافت اہم سمجھی جاتی تھی۔ انہی اجتماعات اور ضیافتوں میں خاندان کے جملہ مسائل زیرِ بحث لائے جاتے تھے اور ان کا حل نکالا جاتا تھا۔ ان اجتماعات کی حیثیت پارلیمنٹ کی سی ہوتی تھی جس میں بحث ومباحثہ اور مناقشے کے ذریعے مسائل حل کیے جاتے تھے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر آپ ﷺ نے بھی اپنے خاندان کا اجتماع اور دعوتِ ضیافت کا اہتمام کیا اور اپنی دعوت کو خاندان کے سامنے پیش کیا۔ اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا باقی لوگوں نے آپ ﷺ کا ساتھ نہ دیا اور بائیکاٹ کیا لیکن اس واقعے سے اہم سبق یہ ملتا ہے کہ عصرِ حاضر کے جدید وسائل اور ذرائع کو تعلیم وتربیت اور دعوت وتبلیغ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

3-غزوہ احزاب میں خندق کی کھودائی: دفاعی حکمت عملی

کفارِ مکہ اور عرب کے دیگر قبائل نے مل کر اسلامی ریاست مدینہ پر چڑھائی کا پروگرام بنایا۔ نبی اکرم ﷺ کو ان کے ارادوں کی خبر مل گئی تھی۔ آپ ﷺ نے ہائی کمان کی شوریٰ طلب کی۔ مشاورت میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ مشورہ قبول کیا گیا کہ شہر کے ارد گرد ایک خندق کھودی جائے۔ یہ جدید دفاعی تجویز تھی۔ عرب کے لوگ اس سے واقف نہ تھے۔[3] مسلمان مجاہدین نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اس خندق کو کھودا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس حکمت عملی کے ذریعے فتح عطا فرمائی۔

اہلِ عرب کو دفاعی اعتبار سے خندق کھودنے کا تجربہ نہیں تھا۔ غزوہ احزاب میں حضور ﷺ کا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی تجویز کو مان کر خندق کا کھودنا، اس بات کی دلیل ہے کہ وقت کے حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جدید ترین ٹیکنالوجی اور حکمت کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ عصر حاضر میں بھی جنگی حکمت عملی تبدیل ہو رہی ہے، اب عوام الناس کو میڈیا کے ذریعے کنٹرول کیا جارہا ہے، لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے میڈیا کی باریکیوں کو سمجھ کر اس ہتھیار کو انہی کے خلاف استعمال کیا جائے۔

4-بادشاہوں کے نام خطوط: سفارتی ذرائع کا استعمال

تبلیغِ اسلام کے لیے زبان کی مہارت انتہائی ضروری ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ نے بعض صحابہ کرام کو بعض قوموں کی زبان سیکھنے کا بطور خاص حکم دیا تھا۔ ابن سعد نے طبقات میں یہ بات ذکر کی ہے کہ آپ ﷺ نے 7 ہجری میں جن چھ سفیروں کو مختلف بادشاہوں کی طرف روانہ کیا تھا وہ سب کے سب اس قوم کی زبان میں بات کر سکتے تھے جن کے پاس ان کو بھیجا گیا تھا۔[4]

---

[2]Mubarakpūrī, Ṣafī al-Raḥmān, *Al-Raḥīq al-Makhtūm* (Lahore: Maktaba Salafiyya, 1415 AH/1995 CE), 112–113.
Ṣiddīqī, Naʻīm, *Muḥsin-i-Insāniyyat* (Lahore: Islamic Publications, 1398 AH/1978 CE), 126.
[3] Ṣiddīqī, Naʻīm, *Muḥsin-i-Insāniyyat*, 414.
[4]Ibn Saʻd, *Ṭabaqāt Ibn Saʻd* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1410 AH/1990 CE), 356.

آپ ﷺ کا بادشاہوں کا خط لکھنا، خط کے ساتھ سفیروں کا بھیجنا اور ہر سفیر کا متعلقہ زبان جاننا یہ سب واضح کرتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے دور کے جدید وسائل اور ذرائع سے باخوبی آگاہ تھے۔ آپ ﷺ کی اسی سنت کو زندہ کرتے ہوئے آج کی جدید ٹیکنالوجی اور میڈیا کو سیکھ کر تعلیم و تربیت کے میدان میں اپنا لوہا منوائیں۔

5-مناسب مواقع سے استفادہ

نبی اکرم ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ اپنے اصحاب کی تعلیم و تربیت کے لیے بہتر مواقع کی تلاش میں رہتے تھے اور آپ ﷺ کو جب بھی کوئی موقع ملتا، آپ ﷺ اس کو ضائع نہ ہونے دیتے بلکہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی پاک ﷺ کے پاس چند قیدی لائے گئے۔ ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی دودھ سے بھری ہوئی تھی، جس بچے کو قید میں پاتی اس کو پکڑ کر اپنی چھاتی سے چمٹا لیتی اور اس کو دودھ پلاتی۔ نبی ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں، اگرچہ وہ قدرت رکھتی ہے، لیکن پھر بھی نہیں ڈال سکتی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔[5]

اس حدیث مبارکہ پر غور کیجیے کہ نبی اکرم ﷺ نے کس طرح ماں کی ممتا کو دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے اصحاب کے ذہنوں میں اجاگر کیا۔ سوال و جواب کے انداز میں اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کروایا۔ یوں آپ ﷺ نے مناسب موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے اصحاب کی تعلیم و تربیت کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

> کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے ایک چھوٹے کانوں والے مردار بچے کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم تو اسے کسی معمولی چیز کے بدلے میں لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ (بکری کا مردہ بچہ) تمہارے نزدیک حقیر ہے۔[6]

انسان جب بھی کسی مردہ جانور کے پاس سے گزرتا ہے تو بہت تیزی سے گزر جاتا ہے کیونکہ یہ منظر کراہت سے خالی نہیں ہوتا۔ غالباً صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کے ان جذبات کو محسوس کر لیا اور آپ ﷺ نے اس کیفیت سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور دنیا کی بے وقعتی کو ایسے مثال سے سمجھایا کہ آنے والے ہر فرد کے لیے مشعل راہ بن گئی۔

6-مائنڈ میپ اور خاکوں کا استعمال

مخاطب کو بات سمجھانے اور اچھی طرح وضاحت کرنے کے لیے آج کل تعلیم و تربیت اور تحقیق میں خاکوں، مائنڈ میپ، ٹیبل اور خطوط کا استعمال عام ہے۔ سیرتِ طیبہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے اصحاب کو سمجھانے کی غرض سے خاکے اور خطوط بنا کر اپنی بات کی وضاحت کرتے۔ اس عمل سے آسانی کے ساتھ بات ذہن نشین ہو جاتی ہے۔

---

[5] Al-Bukhārī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth no. 957.

[6] Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Riyadh: Dār al-Salām, 1417 AH), ḥadīth no. 2951.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مربع خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان سے ایک اور خط کھینچا جو مربع خط سے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد آپ نے درمیانے اندرونی خط کے دائیں بائیں دونوں جانب چھوٹے چھوٹے مزید خط کھینچے پھر فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے۔ چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ اگر انسان ایک مشکل سے بچ کر نکل جاتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور اگر دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔[7]

اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے مائنڈ میپ بنا کر نہایت عام فہم انداز میں اس چیز کی وضاحت کر دی کہ انسان اور اس کی آرزوؤں کے درمیان مصائب اور مشکلات حائل ہیں اور پھر موت چاروں طرف سے انسان کو گھیرے ہوئے ہے جس سے کوئی راہ فرار نہیں ہے۔ انسان کو کتنی بھی طویل عمر مل جائے وہ اپنی تمناؤں کی تکمیل نہیں کر سکتا۔

ذخیرہ احادیث میں سے صرف ایک مثال پیش کی گئی ہے[8] تاکہ اندازہ لگایا جاسکے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کی تعلیم و تربیت کے لیے کس انداز سے مختلف طریقے اپناتے تھے۔

7-طب نبوی ﷺ: طبی علوم میں جدید وسائل کا استعمال

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دور میں موجود میڈیکل کی جملہ ادویات استعمال کیں اور اپنے اصحاب کو بھی اس کی طرف راغب کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ حریرہ تیار کرنے کا حکم دیا کرتے اور پھر اس میں سے گھونٹ گھونٹ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے: یہ غم گین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔[9] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سیاہ دانے (کلونجی) کو ضرور استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔[10]

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن سے روایت ہے کہ میں اپنا ایک بیٹا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، جسے میں نے بیماری کی وجہ سے دبایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

> تم اپنی اولادوں کا حلق اس جونک سے کیوں دباتی ہو، تم عود ہندی کے ذریعہ علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات امراض کی شفاء ہے، ان میں سے ایک نمونیہ ہے۔ حلق کی بیماری میں اسے ناک کے ذریعہ ٹپکایا جائے اور نمونیے میں منہ کے ذریعے ڈالا جائے۔[11]

---

7 Al-Bukhārī, *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth no. 6417.

8 Ilāhī, Prof. Dr. Fazal, *Nabī Akram (Ṣallā Allāh ‘alayhi wa Sallam) Bahaythiyat Muḥallim* (Lahore: Maktaba Qudsiyya, 1426 AH/2005 CE), 180.

9 Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ‘Īsā, *Jāmi‘ Tirmidhī* (Riyadh: Dār al-Salām, 1417 AH), ḥadīth no. 2129.

10 Al-Tirmidhī, *Jāmi‘ Tirmidhī*, ḥadīth no. 2132.

11 Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth no. 1266.

حضرت عمرو بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ ان کے پاس ایک آدمی بھیج کر معلوم کرایا کہ میں ان آنکھوں کا کیا علاج کروں؟ انھوں نے کہا کہ ایلوے کا لیپ لگاؤ کیونکہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔[12] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو ان میں سے اگر کسی میں خیر ہے تو وہ پچھنے (حجامہ) لگانا ہے۔[13]

مذکورہ احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے دور کی میڈیسن کا استعمال کیا اور بعض حالات میں آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو مخصوص ادویات لینے کا حکم بھی دیا۔ حجامہ، عود ھندی، حریرہ، ایلوے کا لیپ، کلونجی اور شہد کا استعمال یہ سب ادویات عرب کے معاشرے میں قابل علاج ادویات تھیں اور آپ ﷺ نے ان جدید ادویات کے استعمال کا حکم بھی دیا۔

مبحث دوم: سوشل میڈیا کا تعلیمی میدان میں کردار

آج کے دور میں سوشل میڈیا کا کردار ہر شعبہ زندگی میں نمایاں ہو چکا ہے، اور تعلیمی میدان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ تعلیم کا مقصد طلبہ کو نہ صرف علم کی فراہمی بلکہ ان کی فکری، اخلاقی اور عملی تربیت بھی ہے۔ سوشل میڈیا، اگر صحیح طور پر استعمال کیا جائے، تو یہ تعلیمی مقاصد کے حصول کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

سوشل میڈیا مختلف تعلیمی سرگرمیوں کو بہتر بنانے کے لیے کئی امکانات فراہم کرتا ہے:

1- علم کی آسان رسائی: ایک وقت تھا کہ علم کے حصول کے لیے آپ کو مختلف شہروں اور ملکوں کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ جب کہ آج سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے فیس بک، یوٹیوب، اور ٹوئٹر کے ذریعے دنیا بھر کے تعلیمی مواد تک باآسانی رسائی ممکن ہے۔ طلبہ آن لائن لیکچرز، کورسز، اور ویڈیوز سے استفادہ کر کے اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

2- آن لائن اجتماعیت کا قیام: انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ اسے اجتماعیت کی ضرورت ہے، یہ تنہا نہیں رہ سکتا۔ عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ اپنے شعبے کے افراد سے آسانی کے ساتھ رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ طلبہ اور اساتذہ گروپس اور فورمز میں شامل ہو کر معلومات کا تبادلہ کر سکتے ہیں، مسائل کے حل کے لیے بحث و مباحثہ کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔

3- تحقیق کے کام میں آسانی: جو لوگ تحقیق سے وابستہ ہیں، وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ کسی موضوع پر مواد کا حصول کتنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن آج کے دور میں سوشل میڈیا کی وجہ سے صرف ایک کلک پر مواد مل جاتا ہے۔ سوشل میڈیا پر موجود مختلف تعلیمی گروپس، ویب سائٹس اور ڈیجیٹل لائبریریاں طلبہ اور محققین کو تحقیقی مواد تک رسائی فراہم کرتی ہیں۔ مثلاً، ریسرچ گیٹ، گوگل سکالر اور اکیڈیمیا جیسے پلیٹ فارمز پر تحقیقی مقالے اور کتب دستیاب ہیں۔

4- رابطے میں آسانی: تعلیمی اداروں میں سب سے مشکل کام یہ ہوتا ہے کہ تعلیمی اداروں کے ذمہ داران اپنے طلبہ، اساتذہ اور والدین سے رابطے میں رہیں۔ سوشل میڈیا نے اس مسئلے کا حل کر دیا ہے۔ اب تعلیمی ادارے سوشل میڈیا کے ذریعے طلبہ سے رابطے میں رہتے ہیں۔ امتحانات کے شیڈول، کلاسز کی معلومات اور اہم اعلانات تیزی سے طلبہ تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔

---

[12] Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan Abū Dāwūd* (Riyadh: Dār al-Salām, 1417 AH), ḥadīth no. 75.

[13] Abū Dāwūd, *Sunan Abū Dāwūd*, ḥadīth no. 467.

جہاں سوشل میڈیا کے مثبت پہلو ہیں وہاں اس کے کچھ منفی پہلو بھی ہیں۔ اساتذہ کی ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ طلبہ کو اس کے منفی اثرات سے محفوظ رکھیں۔ سوشل میڈیا کے کچھ منفی پہلو حسب ذیل ہیں:

5-غیر مستند معلومات: سوشل میڈیا پر موجود ہر مواد یا معلومات مستند نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے طلبہ تک غلط معلومات پہنچ سکتی ہیں۔ اس لیے کوئی بھی معلومات لینے سے پہلے اس کی تحقیق ضرور کرنی چاہیئے۔ ہمارے دین نے بھی ہر سنی سنائی خبر پر یقین نہ کرنے کا حکم ہے اور یہ حکم بھی ہے کہ کوئی خبر آجائے تو اس کی تحقیق کرنی چاہیئے۔[14]

6-وقت کا ضیاع: بعض طلبہ تعلیمی سرگرمیوں کے بجائے سوشل میڈیا پر غیر ضروری وقت ضائع کرتے ہیں، جس سے ان کی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے۔

7-اخلاقی مسائل: سوشل میڈیا کے غیر محتاط استعمال سے اخلاقی انحطاط کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے، کیونکہ طلبہ غیر تعلیمی اور غیر اخلاقی مواد کی طرف راغب ہو سکتے ہیں۔

8-ذہنی دباؤ: آج دنیا عالمی گاؤں بن چکی ہے۔ پوری دنیا میں ہونے والی ہر روز نئی نئی ایجادات انسان کے علم میں آرہی ہیں۔ سوشل میڈیا پر کامیابیوں اور عیش وعشرت کی نمائش بعض اوقات طلبہ میں ذہنی دباؤ اور مایوسی کا باعث بنتی ہے۔

مبحث سوم: یوٹیوب بطور تعلیمی پلیٹ فارم

یوں تو سوشل میڈیا مکمل طور پر تفریح اور معلومات کا ذریعہ ہے، لیکن ان میں سے یوٹیوب (YouTube) ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں سیکھنے اور سکھانے کے مواقع زیادہ ہیں۔ بہت سے نوجوان ایسے بھی ہیں جنہوں نے یوٹیوب سے بہت سی مہارتیں سیکھی ہیں اور آج وہ باعزت روزی کما رہے ہیں۔

یوٹیوب (YouTube) دنیا کا سب سے بڑا ویڈیو شیئرنگ پلیٹ فارم ہے، جسے 14 فروری 2005 کو تین سابق پے پال (Pay Pal)[15] ملازمین، اسٹیو چن، جاوید کریم، اور چاد ہرلے نے متعارف کروایا۔ یہ پلیٹ فارم 2006 میں گوگل نے خرید لیا اور اب یہ گوگل کے ماتحت کام کر رہا ہے۔[16] یوٹیوب دنیا بھر میں مواد دیکھنے، اپلوڈ کرنے، شیئر کرنے، اور اسٹریم کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایک وسیع پلیٹ فارم ہے، اس پر موجود ویڈیوز دنیا بھر سے مختلف زبانوں، ثقافتوں، اور موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں، جس سے یہ ایک عالمی علم کا خزانہ بن چکا ہے۔ یوٹیوب پر کوئی بھی صارف اپنی ویڈیوز اپلوڈ کر سکتا ہے، چاہے وہ تعلیمی، تفریحی، معلوماتی، یا کسی اور موضوع پر ہوں۔ یوٹیوب کا استعمال مفت ہے، اور صارفین کو ویڈیوز دیکھنے یا اپلوڈ کرنے کے لیے صرف ایک اکاؤنٹ بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یوٹیوب کے ذریعے صارفین اپنی ویڈیوز کے ذریعے کمائی بھی کر سکتے ہیں۔ یوٹیوب پارٹنر پروگرام کے تحت، ویڈیوز پر اشتہارات لگائے جاتے ہیں، جس سے ویڈیو بنانے والوں کو آمدنی ہوتی ہے۔

---

14 al-Ḥujurāt, 49:6.

15 PayPal, dunyā mein online raqūm aur tarsīl ke liye sab se baṛī company hai. Yeh Amrīkī māliyātī technology company hai jo zyāda tar mamālik mein online adā'igiyon kā niẓām chalātī hai.

16 Wikipedia, YouTube, accessed November 24, 2024, https://en.wikipedia.org/wiki/YouTube.

یوٹیوب ایک مقبول ویڈیو شیئرنگ پلیٹ فارم ہے جس نے دنیا بھر میں مختلف شعبوں کو متاثر کیا ہے، جن میں تعلیم بھی شامل ہے۔ اس کا استعمال نہ صرف طلباء کو مواد فراہم کرنے کے لیے کیا جارہا ہے بلکہ اساتذہ کے لیے بھی یہ ایک اہم ذریعہ بن چکا ہے۔ تعلیم کے میدان میں یوٹیوب کا مؤثر استعمال طلباء کی دلچسپی بڑھانے، ان کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے، اور پیچیدہ تصورات کو آسانی سے سمجھانے میں مددگار ثابت ہوا ہے۔ یہ پلیٹ فارم جدید اور روایتی تعلیمی نظام کو یکجا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اگر اس کا استعمال مؤثر طریقے سے کیا جائے تو یہ تعلیمی معیار کو بلند کرنے، طلباء کی دلچسپی بڑھانے، اور سیکھنے کے عمل کو آسان بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ تاہم، اس کے استعمال میں احتیاط اور معیار پر توجہ دینا ضروری ہے۔

تعلیم کے میدان میں یوٹیوب نہ صرف نصابی سرگرمیوں میں مددگار ہے بلکہ یہ ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی بہت زیادہ مدد فراہم کرتی ہے۔ تعلیمی میدان میں نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں یوٹیوب کے مؤثر استعمال کے حوالے سے درج ذیل اہم نکات سامنے آتے ہیں:

1-مفت لیکچر کی سہولت: انسان کی سب سے قیمتی چیز وقت ہے۔ یوٹیوب نے طویل ترین تعلیمی اسفار کو سمیٹ کر آپ کی دہلیز پر رکھ دیا ہے۔ اب آپ اس پلیٹ فارم کے ذریعے دنیا بھر کے بہترین تعلیمی اداروں اور ماہرین کے لیکچرز مفت میں دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ جامعہ ازہر، جامعہ ام القریٰ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ہارورڈ، ایم آئی ٹی، اور خان اکیڈمی جیسے ادارے تعلیمی ویڈیوز فراہم کرتے ہیں، جنہیں دنیا بھر کے طلباء دیکھ سکتے ہیں۔

2-مشکل موضوعات کی تسہیل: ہر انسان کی صلاحیت اور قابلیت مختلف ہوتی ہے، کوئی ایک مضمون کسی کے لیے آسان ہے تو دوسرا اس کے لیے مشکل۔ یوٹیوب ہر مشکل مضمون کو ویڈیوز گرافکس اور اینیمیشن کے ذریعے آسان اور دلچسپ بناتی ہے، تاکہ طلبہ آسانی کے ساتھ ان مضامین کو سمجھ جائیں۔

3-مہارتوں میں عبور: آج کا دور مہارتوں کا ہے۔ جس کے پاس بھی سِکل یا ہنر ہے وہ ناکام نہیں ہوتا۔ آپ یوٹیوب کے ذریعے مہارتیں سیکھ بھی سکتے ہیں اور اپنی مہارتوں کو بہتر بھی بنا سکتے ہیں۔ کوئی بھی زبان سیکھنی ہو، کوئی ہنر سیکھنا ہو، گرافکس اور ویڈیو ایڈیٹنگ سیکھنی ہو یا کوئی اور ہنر، آپ متعلقہ ہنر کی پلے لسٹ پر جائیں اور مفت میں ویڈیوز کے ذریعے مہارت حاصل کریں۔

4-مواد کی فراہمی: تعلیم کے میدان میں مواد کا حصول اور اس کا تجزیہ کرنا ایک مشکل کام تصور کیا جاتا ہے۔ اس کام کو یوٹیوب نے بہت ہی آسان بنا دیا ہے۔ آپ کو مواد کی ضرورت ہو یا اس کے تجزیے کی، اس پلیٹ فارم پر سب کچھ موجود ہے۔ اساتذہ کرام یوٹیوب پر موجود ویڈیوز سے نئے آئیڈیاز لے کر اپنی کلاسز کے لیے بہترین مواد تیار کر سکتے ہیں۔

5-تحقیقی کام میں مدد: تحقیق ایک فن ہے اور اس فن کو سیکھنے کے لیے یوٹیوب آپ کی مدد کرتی ہے۔ تحقیق کے میدان میں ہونے والی تازہ ترین پیش رفت اور نئے رجحانات کا علم بھی اس پلیٹ فارم سے ہوتا ہے۔ ڈیٹا جمع کرنے کے طریقے، تحقیق میں استعمال ہونے والے سافٹ وئیر، حوالہ جات کے سٹائل اور دیگر تمام ضروری امور آپ یوٹیوب سے سیکھ سکتے ہیں۔

6-24/7 کی سہولت: فارمل تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ آپ وقت پر کلاس میں حاضر ہوں اور کلاس میں ہونے والے لیکچر سے استفادہ کریں۔ لیکن اس پلیٹ فارم کے ذریعے آپ 24 گھنٹے اپنی مرضی سے وقت مختص کر سکتے ہیں۔ جب جی چاہے جس جگہ جی چاہے آپ یوٹیوب آن کر کے استفادہ کر سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ یوٹیوب کے ذریعے طلباء کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔

7-لائیو سیشن: بعض اوقات ویڈیوز سے آپ کے تمام سوالات کے جوابات نہیں ملتے، اس کے حل کے لیے یوٹیوب نے لائیو سیشن کا اپشن رکھا ہے۔ اب بہت سے تعلیمی چینلز لائیو کلاسز منعقد کرتے ہیں جہاں طلباء فوری طور پر سوالات پوچھ سکتے ہیں اور اسی سیشن میں ان کو تسلی بخش جواب دے دیا جاتا ہے۔

8-عملی اسباق: بہت سے تعلیمی اداروں میں بجٹ کی کمی کے باعث سائنسی تجربات اور عملی مشقیں نہیں کروائی جاتیں۔ اس حوالے سے یوٹیوب کی ویڈیوز بہترین حل ہے۔ یوٹیوب ویڈیوز میں تجربات، مظاہرے اور عملی مشقیں دکھائی جاتی ہیں، جو کہ عملی علم حاصل کرنے میں مددگار ہوتی ہیں۔

9-موضوعات کے مطابق ویڈیوز: یوٹیوب پر مختلف موضوعات پر مخصوص چینل موجود ہیں، جو طلباء کو ان کے تعلیمی مفادات کے مطابق مواد فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً سائنس کے موضوع پر Veritasium، CrashCourse، اور AsapSCIENCE جیسے چینلز سائنسی موضوعات کو دلچسپ انداز میں پیش کرتے ہیں۔ Khan Academy اور Mathantics ریاضی کو آسان اور دلچسپ بنانے کے لیے ویڈیوز پیش کرتے ہیں۔ Duolingo اور BBC Learning English زبان سیکھنے والوں کے لیے زبردست وسائل ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے لیے انڈرسٹینڈ اکیڈمی، کریکٹر ایجوکیشن فاؤنڈیشن، قرآنک ٹیچنگ، الہدیٰ انٹرنیشنل، اور دیگر چینلز اسلامی علوم اور عقائد کو جدید انداز میں پیش کرتے ہیں۔

10-فاصلاتی نظامِ تعلیم: یوٹیوب نے فاصلاتی تعلیم کو آسان اور سستا بنا دیا ہے۔ مثال کے طور پر مختلف تعلیمی ادارے اور ماہرین یوٹیوب کے ذریعے کورسز کی فراہمی کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض ادارے طلباء کو آن لائن سرٹیفیکیشن حاصل کرنے کا موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلباء کسی بھی وقت یوٹیوب کی مدد سے نئے تصورات اور ہنر سیکھ سکتے ہیں۔

11-معاشی اور معاشرتی تفاوت کا خاتمہ: بڑے تعلیمی اداروں کی بھاری فیسوں کا مسئلہ ہر دور میں رہا ہے۔ ایک عام غریب کا بچہ ان تعلیمی اداروں سے استفادہ نہیں کر سکتا تھا۔ یوٹیوب کی بدولت اب امیر اور غریب دونوں طبقے یکساں تعلیمی مواد تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یوں معاشرے میں موجود امیر اور غریب کی معاشرتی اور معاشی تفریق کم ہوتی جائے گی۔

12-انٹرنیشنل اساتذہ: یوٹیوب کا ایک بڑا کمال یہ بھی ہے کہ اس پلیٹ فارم نے پوری دنیا کے نامور سائنسدانوں اور سکالرز ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ آپ ایک کلک پر جامعہ ازہر، جامعہ ام القریٰ، بین الاقوامی اسلامی جامعات، جامعہ ہارورڈ، جامعہ آکسفورڈ، اور دیگر مشہور اداروں کے لیکچرز دیکھ اور سن سکتے ہیں۔

13-اوپن لرننگ: یوٹیوب نے دنیا بھر میں اوپن لرننگ (Open Learning) کو فروغ دیا ہے، جہاں ہر کوئی کسی بھی وقت علم حاصل کر سکتا ہے۔ اس کی بڑی مثال (Massive Open Online Courses) MOOCs ہے۔ یہ ایک مرکزی پلیٹ فارم ہے، جسے ہزاروں طلباء ایک ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔

14-خصوصی افراد کے لیے تعلیم: یوٹیوب معذور افراد کو تعلیمی مواد فراہم کرنے کے لیے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ مثال کے طور پر بصارت سے محروم افراد آڈیو لیکچر سن سکتے ہیں۔ سماعت سے محروم افراد سب ٹائٹلز اور کیپشنز کے ذریعے انہیں سیکھنے میں مدد دی جاتی ہے۔

15-اسلامی تعلیم: یوٹیوب اسلامی تعلیمات کو عام کرنے میں بھی ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ قرآن کی تلاوت، تجوید، اور ترجمہ سکھانے کے لیے بے شمار ویڈیوز موجود ہیں۔ علماء کرام کے لیکچرز، فقہی مسائل، عربی زبان و ادب، احادیث کی تشریح، اسلامی تہذیب، خلفاء راشدین، اور

دیگر موضوعات پر تعلیمی ویڈیوز دستیاب ہیں۔ مولانا طارق جمیل، مولانا ثاقب رضا مصطفائی، ڈاکٹر اسرار احمد، مولانا تقی عثمانی، مولانا طاہر القادری اور دیگر علمائے کرام کے بیانات سے آپ بھرپور اسلامی علم حاصل کر سکتے ہیں۔

16-سوشل تعلیم: یوٹیوب سماجی مسائل پر آگاہی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صحت مند طرزِ زندگی، غذائیت، اور بیماریوں سے بچاؤ، حقوقِ نسواں، بچوں کے حقوق، ذہنی صحت کے مسائل اور دیگر سماجی اور سوشل مسائل پر ویڈیوز فراہم کرتا ہے۔

17-تفریح کا سامان: انسان ایک ہی طرح کا کام کرتے ہوئے بور ہو جاتا ہے۔ اس حالت سے نکلنے کے لیے یوٹیوب تفریح کا سامان بھی مہیا کرتا ہے۔ Ducky Bai,Khizer Umer اور دیگر چینل ایسے ہیں جو لرننگ کے ساتھ ساتھ تفریح بھی کرواتے ہیں۔

18-دنیا کی سیر: یوٹیوب کے ذریعے طلبہ پوری دنیا کی سیر کر سکتے ہیں۔ کسی بھی ملک کا کلچر، زبان، کرنسی، درجہ حرارت، رہن سہن اور طرزِ زندگی کو مختلف دی لاگز کے ذریعے دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔

19-موٹیویشنل لیکچرز: ترقی یافتہ ممالک میں شخصیت سازی، خودی، ٹائم منیجمنٹ، سلف منیجمنٹ، چینج منیجمنٹ اور دیگر موضوعات پر بے شمار کورسز کروائے جاتے ہیں۔ اعلیٰ آفیسران اور بڑی کمپنیوں کے ذمہ داران بھاری فیسز ادا کر کے یہ کورسز کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے اس دور میں اب آپ کو کسی جگہ جانے اور فیس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ یوٹیوب کے ذریعے موٹیویشنل لیکچر سنیں اور عمل کر کے اپنی زندگی کو تبدیل کریں۔ پاکستان میں قاسم علی شاہ، محمد علی (یوتھ کلب)، پروفیسر ڈاکٹر جاوید اقبال، ذیشان عثمانی، ریحان اللہ والا، سلمان آصف صدیقی اور دیگر موٹیویشنل سپیکرز اپنی حصے کی شمع جلا رہے ہیں۔

20-دینی مدارس کا نصاب: دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، لیکن آج کے مصروف دور میں آپ اس کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔ یوٹیوب نے اس مسئلے کا حل پیش کر دیا ہے۔ یوٹیوب پر "مدرسہ ڈاٹ پی کے"[17] کے نام سے ایک چینل بنایا گیا ہے، جس میں دینی مدارس کے جملہ نصاب کو ویڈیوز کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ گھر میں رہ کر دینی مدارس کا سارا نصاب پڑھ سکتے ہیں اور اپنی عملی زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزار سکتے ہیں۔

21-سٹڈی ہال: یوٹیوب نے حال ہی میں ایک نئی سہولت متعارف کروائی ہے جس کا نام "سٹڈی ہال" رکھا گیا ہے۔[18] یہ ایک منفرد تعلیمی پلیٹ فارم ہے جو طلبہ، اساتذہ، اور خود سیکھنے والوں کو تعلیمی مواد تک آسان رسائی فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے طلبہ گھر بیٹھے آن لائن تعلیمی کریڈٹ حاصل کر سکیں گے۔ فی الحال یہ سہولت صرف کالج لیول تک محدود ہے اور اسے پہلے مرحلے میں ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی کے اساتذہ اور کالجز سے وابستہ افراد نے اپنے مضامین شامل کیے ہیں جن میں ریاضی، انگریزی کمپوزیشن، امریکی تاریخ اور انسانی روابط وغیرہ شامل ہیں۔ دنیا بھر کے افراد اس کورس سے وابستہ ہو سکتے ہیں اور کسی کم ترین جی پی اے یا درخواست کی ضرورت نہیں۔

22-دورانِ کلاس یوٹیوب کا استعمال: شہر کے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہر کلاس میں ملٹی میڈیا موجود ہوتا ہے۔ بعض اوقات کسی مضمون کا کوئی ٹاپک مشکل ہوتا ہے اور طلبہ اس کو سمجھ نہیں پا رہے تو ایک استاد اس کلاس میں یوٹیوب کے ذریعے متعلقہ ٹاپک کی ویڈیو دکھا سکتا ہے۔ اسی طرح کلاس کے دوران طلبہ کے گروپ بنا کر ہر ایک گروپ کو کسی ایک موضوع پر ویڈیو دیکھنے کے لیے کہا جائے اور آخر میں اسی

---

[17] For more details: https://www.youtube.com/@madrassa_pk.

[18] Daily Express, accessed November 25, 2014, https://www.express.pk/story/2433362/508.

موضوع پر مباحثہ کروایا جائے تاکہ طلبہ اس موضوع پر گفتگو کریں اور ویڈیو سے حاصل کردہ علم اور معلومات کو شیئر کریں۔ اسائنمنٹ کے طور پر کچھ ویڈیوز طلبہ کو دی جاسکتی ہیں، وہ ویڈیوز دیکھ کر اس کا خلاصہ لکھ کر لائیں، اس پر تحقیق اور تنقید کریں۔ دوسرے دن کلاس میں خلاصے، تحقیق اور تنقید کو پیش کریں۔ اس طریقے سے طلبہ کے اندر یوٹیوب کے مثبت استعمال کا پتہ چلے گا، کلاس بھی بورنگ نہیں ہوگی اور بہت سے مشکل موضوعات کو آسانی کے ساتھ سمجھایا جاسکے گا۔

نتائج بحث

* سیرتِ طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تعلیم وتربیت اور دعوت وتبلیغ کے لیے اپنے دور کی ٹیکنالوجی کو استعمال میں لایا اور ہمیں بھی اس چیز کا درس دیا کہ ہر دور کی ٹیکنالوجی کو تعلیم وتربیت اور دعوت وتبلیغ کے لیے بھرپور استعمال کیا جائے۔
* سوشل میڈیا آج کی ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے منفی اور مثبت پہلو موجود ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نسلِ نو کو اس کے مثبت استعمال کی طرف راغب کریں۔ اس حوالے سے اساتذہ کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے کہ وہ اپنے طلبہ کو سمت کو درست کریں۔
* سوشل میڈیا میں سے یوٹیوب ایسا پلیٹ فارم ہے جو سیکھنے اور سیکھانے کے بہترین مواقع فراہم کرتا ہے۔ تعلیم کے میدان میں یوٹیوب کا مؤثر استعمال طلباء کی دلچسپی بڑھانے، ان کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے، اور پیچیدہ تصورات کو آسانی سے سمجھانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
* مفت علمی ویڈیوز کا حصول، تحقیق کا مواد، بین الاقوامی پروفیسر کے لیکچرز سے استفادہ، لائیو سیشن، فاصلاتی نظامِ تعلیم، سماجی تعلیم، تفریح کے مواقع، سٹڈی ہال کی سہولت، مہارتوں میں اضافہ، کلاس روم کے ماحول کو اچھا بنانا، خصوصی طلبہ کی تعلیم کے مواقع اور دیگر فوائد آپ صرف یوٹیوب سے حاصل کرسکتے ہیں۔
* یوٹیوب، جب ذمہ داری اور شعور کے ساتھ استعمال کیا جائے، تو یہ تعلیمی میدان میں انقلابی تبدیلیاں لا سکتا ہے۔ تاہم، اس کے غیر محتاط استعمال سے منفی اثرات کا خدشہ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ طلبہ، اساتذہ، اور والدین مل کر اس کے مثبت استعمال کو فروغ دیں تاکہ تعلیم کے میدان میں زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کیے جاسکیں۔

تجاویز وسفارشات

* نصابی کتب کے ہر سبق میں QR کوڈ ہونا چاہیے، جو براہ راست یوٹیوب کے علمی چینل سے لنک ہو تاکہ طلبہ متعلقہ موضوع کی بہتر تفہیم کے لیے ویڈیوز دیکھ سکیں۔
* اساتذہ کرام اور والدین طلبہ کو سوشل میڈیا کے بالعموم اور یوٹیوب کے بالخصوص مثبت استعمال کی راہ نمائی کریں۔
* علماء کرام اپنے خطبوں میں میڈیا کے مثبت استعمال کے حوالے سے عوام الناس کو آگاہ کریں۔
* پرنٹ میڈیا کے صحافی حضرات اس موضوع پر قلم اٹھائیں۔
* الیکٹرانک میڈیا میں سوشل میڈیا کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔
* اہلِ علم اور دانشور یوٹیوب پر اپنے اپنے چینل بنائیں اور اس چینل میں عوام الناس اور طلبہ کو اپنے علم اور دانش سے راہ نمائی فراہم کریں۔

* وفاقی اور صوبائی وزارتِ تعلیم کا یوٹیوب پر اپنا ایک چینل ہونا چاہیئے تاکہ اس کے ذریعے اساتذہ کرام اور طلبہ کو تعلیم کے شعبے میں ہونے والی تحقیقات اور اپ ڈیٹس سے مطلع کیا جائے۔
* تعلیمی ادارے آن لائن کورسز اور مواد تک طلبہ کی رسائی کو آسان بنائیں۔
* غیر ضروری مواد سے بچنے کے لیے فلٹرنگ ٹولز کا استعمال کریں۔
* وقت کے ضیاع سے بچنے کے لیے سوشل میڈیا کے استعمال کا ایک نظام الاوقات ترتیب دیا جائے۔
* اس مقالے میں صرف سوشل میڈیا کے ایک جز یوٹیوب پر بحث کی گئی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ دیگر پلیٹ فارمز مثلاً فیس بک، انسٹا گرام، سنیپ چیٹ، ٹک ٹاک، ایکس، لنکڈان وغیرہ کو تعلیمی مقاصد کے لیے کیسے استعمال کر سکتے ہیں، اس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ* (Riyadh: Dār al-Salām, 1417 AH).
* Mubarakpūrī, Ṣafī al-Raḥmān, *Al-Raḥīq al-Makhtūm* (Lahore: Maktaba Salafiyya, 1415 AH/1995 CE).
* Ṣiddīqī, Na‘īm, *Muḥsin-i-Insāniyyat* (Lahore: Islamic Publications, 1398 AH/1978 CE).
* Ibn Sa‘d, *Ṭabaqāt Ibn Sa‘d* (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1410 AH/1990 CE).
* Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Riyadh: Dār al-Salām, 1417 AH).
* Ilāhī, Prof. Dr. Fazal, *Nabī Akram (Ṣallā Allāh ‘alayhi wa Sallam) Bahaythiyat Muḥallim* (Lahore: Maktaba Qudsiyya, 1426 AH/2005 CE).
* Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ‘Īsā, *Jāmi‘ Tirmidhī* (Riyadh: Dār al-Salām, 1417 AH).
* Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ash‘ath, *Sunan Abū Dāwūd* (Riyadh: Dār al-Salām, 1417 AH).